

خطبہ (۱۸۲)

یہ خطبہ توحید کے متعلق ہے

اور علم و معرفت کی اتنی بنیادی باتوں پر مشتمل ہے کہ جن پر کوئی دوسرا خطبہ حاوی نہیں ہے:

جس نے اسے مختلف کیفیتوں سے متصف کیا اس نے اسے کیتا نہیں سمجھا، جس نے اس کا مثل ٹھہرایا اس نے اس کی حقیقت کو نہیں پایا، جس نے اسے کسی چیز سے تشییہ دی اس نے اس کا قصد نہیں کیا، جس نے اسے قابل اشارہ سمجھا اور اپنے تصور کا پابند بنا�ا اس نے اس کا رخ نہیں کیا۔ جو اپنی ذات سے پہچانا جائے وہ مخلوق ہو گا اور جو دوسرے کے سہارے پر قائم ہو وہ علت کا مبتدا ہو گا۔

وہ فاعل ہے بغیر آلات کو حرکت میں لائے۔ وہ ہر چیز کا اندازہ مقرر کرنے والا ہے، بغیر فکر کی جولانی کے۔ وہ تو نگر و غنی ہے بغیر دوسروں سے استفادہ کئے۔ نہ زمانہ اس کا ہم شہین اور نہ آلات اس کے معاون و معین ہیں۔ اس کی ہستی زمانہ سے پیشتر، اس کا وجود عدم سے سابق اور اس کی یعنی گلی نقشہ آغاز سے بھی پہلے سے ہے۔

اس نے جواہس و شعور کی قوتوں کو ایجاد کیا اسی سے معلوم ہوا کہ وہ خود حواس و آلات شعور نہیں رکھتا اور چیزوں میں صدیت قرار دینے سے معلوم ہوا کہ اس کی صد نہیں ہو سکتی اور چیزوں کو جو اس نے ایک دوسرے کے ساتھ رکھا ہے اسی سے معلوم ہوا کہ اس کا کوئی ساتھی نہیں۔ اس نے نور کو ظلمت کی، روشنی کو اندھیرے کی، خشکی کو تری کی اور گرمی کو سردی کی ضد قرار دیا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی دشمن چیزوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے والا، متفاہ چیزوں کو ملانے والا، ایک دوسرے سے دور کی چیزوں کو باہم قریب لانے والا اور باہم پیوستہ چیزوں کو

فِي التَّوْحِيدِ
وَتَجْمَعُ هَذِهِ الْخُطُبَةُ مِنْ أُصُولِ الْعِلْمِ مَا
لَا تَجْمَعُهُ خُطُبَةٌ (غیرها)
مَا وَحَدَّهُ مَنْ كَيْفَةُهُ، وَ لَا حَقِيقَةُهُ
أَصَابَ مَنْ مَثَلَهُ، وَ لَا إِيَّاهُ عَنِ
مَنْ شَبَهَهُ، وَ لَا صَيْدَهُ مَنْ أَشَارَ
إِلَيْهِ وَ تَوَهَّهُ. كُلُّ مَعْرُوفٍ بِنَفْسِهِ
مَصْنُوعٌ، وَ كُلُّ قَائِمٍ فِي سِوَاهُ
مَعْلُولٌ.

فَاعِلٌ لَا يَاضْطَرَابُ الْأَلَّةِ، مُقْدَرٌ لَا يَجُولُ
فِكْرَةً، غَنِيٌ لَا يَسْتِفَادُهُ. لَا تَضَعُبُهُ
الْأُوْقَاتُ، وَ لَا تَرْفُدُهُ الْأَدَوَاتُ، سَبَقَ
الْأُوْقَاتَ كَوْنُهُ، وَ الْعَدَمُ وُجُودُهُ، وَ
الْأِبْتِدَاءُ آرَأْلُهُ.

بِتَشْعِيرِ الْمُشَاعِرِ عُرِفَ أَنْ لَا مَشْعَرَ
لَهُ، وَ بِمُضَادَتِهِ بَيْنَ الْأُمُورِ عُرِفَ
أَنْ لَا ضِدَ لَهُ، وَ بِمُقَارَنَتِهِ بَيْنَ الْأَشْيَاعِ
عُرِفَ أَنْ لَا قَرِينَ لَهُ. ضَادَ النُّورُ
بِالظُّلْمَةِ، وَ الْوُضُوحُ بِالْبَهْمَةِ،
وَ الْجُمُودُ بِالْبَلَلِ، وَ الْحَرُورُ بِالصَّرَدِ.
مُؤَلِّفٌ بَيْنَ مَتَعَادِيَاتِهَا، مُقَارِنٌ بَيْنَ
مُتَبَآپِنَاتِهَا، مُقْرِبٌ بَيْنَ مُتَبَآعِدَاتِهَا،

الگ الگ کرنے والا ہے۔

وہ کسی حد میں محدود نہیں اور نہ گلنے سے شمار میں آتا ہے۔ جسمانی قوی تو جسمانی ہی چیزوں کو گھیرا کرتے ہیں اور اپنے ہی ایسوں کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں۔ انہیں لفظ ”منڈ“ نے قدیم ہونے سے روک دیا ہے اور لفظ ”قد“ نے ہمیشگی سے منع کر دیا ہے اور لفظ ”لولا“ نے کمال سے ہٹا دیا ہے۔ انہی اعضاء و جوارح اور حواس و مشاعر کے ذریعہ ان کا موجود عقولوں کے سامنے جلوہ گر ہوا ہے اور ان ہی کے تقاضوں کے سبب سے آنکھوں کے مشاہدہ سے بڑی ہو گیا ہے۔

حرکت و سکون اس پر طاری نہیں ہو سکتے۔ بھلا جو چیز اس نے مخلوقات پر طاری کی ہو، وہ اس پر کیونکر طاری ہو سکتی ہے؟ اور جو چیز پہلے پہل اسی نے پیدا کی ہے وہ اس کی طرف عائد کیونکر ہو سکتی ہے؟ اور جس چیز کو اس نے پیدا کیا ہو وہ اس میں کیونکر پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو اس کی ذات تغیر پذیر قرار پائے گی اور اس کی ہستی قابل تجزیہ ٹھہرے گی اور اس کی حقیقت ہمیشگی و دوام سے علیحدہ ہو جائے گی۔ اگر اس کیلئے سامنے کی جہت ہوتی تو پیچھے کی سمت بھی ہوتی اور اگر اس میں کی آتی تو وہ اس کی تکمیل کا محتاج ہوتا اور اس صورت میں اس کے اندر مخلوق کی علامتیں آ جاتیں، اور جبکہ ساری چیزیں اس کی ہستی کی دلیل تھیں اس صورت میں وہ خود کسی خالق کے وجود کی دلیل بن جاتا۔ حالانکہ وہ اس امر مسلمہ کی رو سے کہ اس میں مخلوق کی صفتیں کا ہونا منوع ہے، اس سے بری ہے کہ اس میں وہ چیز اثر انداز ہو جو ممکنات میں اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ ادلتا بدلتا نہیں، نہ زوال پذیر ہوتا ہے، نہ غروب ہونا اس کیلئے روا ہے۔

اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، ورنہ محدود ہو کر رہ

مُفَرِّقٌ بَيْنَ مُتَدَايِّنَاتِهَا.

لَا يُشَمَلُ بِحَدِّ، وَ لَا يُحْسَبُ بِعَدِّ،
إِنَّمَا تَحْدُّ الْأَدَوَاتُ أَنْفُسَهَا، وَ تُشَيِّدُ
الْأَلَالُ إِلَى نَظَارِهَا، مَعَنِتُهَا «مُنْدُّ»
الْقِدَمِيَّةَ، وَ حَمَتُهَا «قَدْ» الْأَزْلِيَّةَ، وَ
جَنَّبَتُهَا «لَوْلَا» التَّكْيِيَّةَ! بِهَا تَجْلِي
صَانِعُهَا لِلْعُقُولِ، وَ بِهَا امْتَنَعَ عَنْ
نَّظَرِ الْعَيْوَنِ.

لَا يَجْرِي عَلَيْهِ السُّكُونُ وَ الْحَرَكَةُ،
وَ كَيْفَ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا هُوَ أَجْرَاهُ،
وَ يَعُودُ فِيهِ مَا هُوَ أَبْدَاهُ،
وَ يَحْدُثُ فِيهِ مَا هُوَ أَخْدَاثُ!
لَتَفَوَّتْ ذَاتُهُ، إِذَا
وَ لَتَجْرِأَ كُنْهُهُ، وَ لَامْتَنَعَ مِنَ الْأَرْلِ مَعْنَاهُ،
وَ لَكَانَ لَهُ وَرَاءُ إِذْ وَجَدَ لَهُ أَمَامٌ،
وَ لَالْتَمَسَ التَّنَامَ إِذْ لَزِمَةُ النُّقَصَانُ.
وَ إِذَا لَقَامَتْ أَيَّةُ الْمَضْنَوِعِ فِيهِ،
وَ لَتَحْوَلَ دَلِيلًا بَعْدَ أَنْ كَانَ مَدْلُولًا
عَلَيْهِ، وَ خَرَجَ بِسُلْطَانِ الْإِمْتِنَاعِ مِنْ
أَنْ يُؤَثِّرَ فِيهِ مَا يُؤَثِّرُ فِي غَيْرِهِ.
الَّذِي لَا يَحْوُلُ وَ لَا يَرْدُوُلُ، وَ لَا يَجُوزُ
عَلَيْهِ الْأَفْوُلُ.

لَمْ يَلِدْ فَيَكُونَ مَوْلُودًا، وَ لَمْ يُولَدْ

جائے گا۔ وہ آں اولاد رکھنے سے بالاتر اور عورتوں کو چھوٹے سے پاک ہے۔ تصویرات اسے پانیں سکتے کہ اس کا اندازہ ٹھہر لیں اور عقلیں اس کا تصور نہیں کر سکتیں کہ اس کی کوئی صورت مقرر کر لیں، جو اس اس کا ادراک نہیں کر سکتے کہ اسے محسوس کر لیں اور ہاتھ اس سے مس نہیں ہو سکتے کہ اسے چھپو لیں۔

وہ کسی حال میں بدلتا نہیں اور نہ مختلف حالتوں میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ نہ شب و روز اسے کہہنے کرتے ہیں، نہ روشنی و تاریکی اسے متغیر کرتی ہے۔ اسے اجزاء و جوارح، صفات میں سے کسی صفت اور ذات کے علاوہ کسی بھی چیز اور حصوں سے منصف نہیں کیا جاسکتا۔ اس کیلئے کسی حد اور اختتام اور زوال پذیری اور انہتا کو کہنا نہیں جا سکتا اور نہ یہ کہ چیزیں اس پر حاوی ہیں کہ خواہ اسے بلند کریں اور خواہ پست، یا چیزیں اسے اٹھائے ہوئے ہیں کہ چاہے اسے ادھر ادھر موڑیں اور چاہے اسے سیدھا رکھیں۔ نہ وہ چیزوں کے اندر ہے اور نہ ان سے باہر۔

وہ خبر دیتا ہے بغیر زبان اور تالو جبڑے کی حرکت کے، وہ سنتا ہے بغیر کانوں کے سوراخوں اور آلات ساعت کے، وہ بات کرتا ہے بغیر تلفظ کے، وہ هر چیز کو یاد رکھتا ہے بغیر یاد کرنے کی زحمت کے، وہ ارادہ کرتا ہے بغیر قلب اور ضمیر کے، وہ دوست رکھتا ہے اور خوشنود ہوتا ہے بغیر رقت طبع کے، وہ دشمن رکھتا ہے اور غضبناک ہوتا ہے بغیر غم و غصہ کی تکلیف کے۔

جسے پیدا کرنا چاہتا ہے اسے ”ہو جا!“ کہتا ہے جس سے وہ ہو جاتی ہے، بغیر کسی ایسی آواز کے جو کان (کے پردوں) سے ٹکرائے اور بغیر ایسی صدا کے جو سی جا سکے۔ بلکہ اللہ سبحانہ کا کلام بس اس کا ایجاد کردہ

فَيَصِيرُ مَحْدُودًا، جَلَّ عَنِ اتِّخَادِ الْأَبْنَاءِ،
وَ ظَهَرَ عَنْ مُلَامِسَةِ النِّسَاءِ. لَا تَنَالُهُ
الْأُوْهَامُ فَتُقْدِرُهُ، وَ لَا تَتَوَهَّمُهُ الْفِطْنُ
فَتُصَوِّرُهُ، وَ لَا تُدْرِكُهُ الْحَوَاسُ فَتَتْحِسَّهُ، وَ
لَا تَلِمِسُهُ الْأَيْدِي فَتَتَسَسَّهُ.

لَا يَتَغَيَّرُ بِحَالٍ، وَ لَا يَتَبَدَّلُ فِي
الْأَحْوَالِ، وَ لَا تُبْلِيهُ اللَّيْلَيْلُ وَ الْأَيَّامُ، وَ لَا
يُغَيِّرُهُ الضِّيَاءُ وَ الظَّلَامُ، وَ لَا يُوَصِّفُ بِشَيْءٍ
مِّنَ الْأَجْزَاءِ، وَ لَا يَبْلُو الْجَوَارِحُ وَ الْأَعْضَاءِ، وَ
لَا يَعْرِضُ مِنَ الْأَعْرَاضِ، وَ لَا يَبْلُو الْغَيْرِيَّةَ وَ
الْأَبْعَاضِ. وَ لَا يُقَالُ لَهُ حَدٌ وَ لَا نِهَايَةٌ، وَ لَا
انْقِطَاعٌ وَ لَا غَايَةٌ، وَ لَا أَنَّ الْأَشْيَاءَ تَحْوِيهَ
فَتَقِيلَهُ أَوْ تُهْوِيهَ، أَوْ أَنَّ شَيْئًا يَحْمِلُهُ،
فَيُمِيلَهُ أَوْ يُعَدِّلَهُ. لَيْسَ فِي الْأَشْيَاءِ بِوَالِجِ
وَ لَا عَنْهَا بِخَارِجِ.

يُخْبِرُ لَا بِلِسَانٍ وَ لَهَوَاتٍ، وَ يَسْمَعُ لَا
بِخُرُوقٍ وَ آدَوَاتٍ، يَقُولُ وَ لَا يَلْفِظُ، وَ
يَحْفَظُ وَ لَا يَتَحَفَّظُ، وَ يُرِيدُ وَ لَا يُضِيرُ.
يُحِبُّ وَ يَرْضِي مِنْ غَيْرِ رِقَّةٍ، وَ يُبْغِضُ وَ
يَغْضِبُ مِنْ غَيْرِ مَشَقَّةٍ.

يَقُولُ لِمَنْ أَرَادَ كَوْنَهُ: ﴿كُنْ
فَيَكُونُ﴾، لَا يُصُوتُ يَقْرَعُ، وَ لَا بِنِدَاءٍ
يُسْمَعُ، وَ إِنَّمَا كَلَامُهُ سُبْحَانَهُ فِعْلٌ مِّنْهُ

فعل ہے اور اس طرح کا کلام پہلے سے موجود نہیں ہو سکتا اور اگر وہ قدیم ہوتا تو وہ سراخدا ہوتا۔

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ عدم کے بعد وجود میں آیا ہے کہ اس پر حادث صفتیں منطبق ہونے لگیں اور اس میں اور مخلوقات میں کوئی فرق نہ رہے اور نہ اسے اس پر کوئی فوقيت و برتری رہے کہ جس کے نتیجے میں خالق و مخلوق ایک سطح پر آ جائیں اور صانع و مصنوع برابر ہو جائیں۔

اس نے مخلوقات کو بغیر کسی ایسے نمونہ کے پیدا کیا کہ جو اس سے پہلے کسی دوسرے نے قائم کیا ہو اور اس کے بناء میں اس نے مخلوقات میں سے کسی ایک سے بھی مدد نہیں چاہی۔ وہ زمین کو وجود میں لا یا اور بغیر اس کام میں اٹھے ہوئے اسے برابر و کے تھامے رہا اور بغیر کسی چیز پر نکالے ہوئے اسے بقرار کر دیا اور بغیر ستونوں کے اس نے قائم اور بغیر کھمبیوں کے اسے بلند کیا، بھی اور جھکاؤ سے اسے محفوظ کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنے اور پھٹنے سے اسے بچائے رہا۔ اس کے پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑا اور چنپاؤں کو مضبوطی سے نصب کیا، اس کے چشموں کو جاری اور پانی کی گزرگا ہوں کو شگافتہ کیا۔ اس نے جو بنایا اس میں کوئی سستی نہ آئی اور جسے مضبوط کیا اس میں کمزوری نہیں پیدا ہوئی۔

وہ اپنی عظمت و شاہی کے ساتھ رزی میں پر غالب، علم و دانائی کی بدولت اس کے اندر ورنی رازوں سے واقف اور اپنے جلال و عزت کے سبب سے اس کی ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ وہ جس چیز کا اس سے خواہاں ہوتا ہے وہ اس کی دسترس سے باہر نہیں ہو سکتی اور نہ اس سے روگردانی کر کے اس پر غالب آسکتی ہے اور نہ کوئی تیز رو اس کے قبضہ سے نکل سکتا ہے کہ اس سے بڑھ جائے اور نہ وہ کسی مالدار کا محتاج ہے

آنشأه، وَ مِثْلُهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ قَبْلِ ذِلِّكَ كَائِنًا، وَ لَوْ كَانَ قَدِيرًا لَكَانَ إِلَهًا ثَانِيًّا.

لَا يُقَالُ: كَانَ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ، فَتَجْرِي عَلَيْهِ الصِّفَاتُ الْمُحَدَّثَاتُ، وَ لَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُ فَصْلٌ، وَ لَا لَهُ عَلَيْهَا فَصْلٌ، فَيَسْتَوِي الصَّانِعُ وَ الْمُصْنَعُ، وَ يَتَكَافَأَا الْمُبْتَدَعُ وَ الْبُدِّيْعُ.

خَلَقَ الْخَلَائِقَ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ خَلَالِ مِنْ غَيْرِهِ، وَ لَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى حَلْقِهَا بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ. وَ آنُشَا الْأَرْضَ فَأَمْسَكَهَا مِنْ غَيْرِ اشْتِغَالٍ، وَ أَرْسَاهَا عَلَى غَيْرِ قَرَارٍ، وَ أَقَامَهَا بِغَيْرِ قَوَاعِدَ، وَ رَفَعَهَا بِغَيْرِ دَعَائِمَ، وَ حَصَنَهَا مِنَ الْأُودَ وَ الْأَغْوَاجِ، وَ مَنَعَهَا مِنَ التَّهَافِتِ وَ الْإِنْفِرَاجِ، أَرْسَى أَوْتَادَهَا، وَ ضَرَبَ أَسْدَادَهَا، وَ اسْتَفَاضَ عَيْوَنَهَا، وَ خَدَّ أَوْدِيَتَهَا، فَلَمْ يَهُنْ مَا بَنَاهُ، وَ لَا ضَعْفَ مَا قَوَاهُ.

هُوَ الظَّاهِرُ عَلَيْهَا بِسُلْطَانِهِ وَ عَظَمَتِهِ، وَ هُوَ الْبَاطِنُ لَهَا بِعِلْمِهِ وَ مَعْرِفَتِهِ، وَ الْعَالَى عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْهَا بِجَلَالِهِ وَ عَزَّزَتِهِ. لَا يُعِجزُهُ شَيْءٌ مِنْهَا طَلَبَهُ، وَ لَا يَمْتَنِعُ عَلَيْهِ فَيَغْلِبُهُ، وَ لَا يَفْوَتُهُ السَّرِيعُ مِنْهَا فَيَسْبِقُهُ، وَ لَا يَحْتَاجُ إِلَى ذِي مَالٍ

کہ وہ اسے روزی دے۔

تمام چیزیں اس کے سامنے عاجز اور اس کی بزرگی و عظمت کے آگے ذلیل و خوار ہیں۔ اس کی سلطنت (کی وسعتوں) سے نکل کر کسی اور طرف بھاگ جانے کی ہمت نہیں رکھتیں کہ اس کے جود و عطا سے (بے نیاز) اور اس کی گرفت سے اپنے کو محفوظ سمجھ لیں۔ نہ اس کا کوئی ہمسر ہے جو اس کے برابر اتر سکے، نہ اس کا کوئی مثل و نظیر ہے جو اس سے برابری کر سکے۔ وہی ان چیزوں کو وجود کے بعد فنا کرنے والا ہے، یہاں تک کہ موجود چیزیں ان چیزوں کی طرح ہو جائیں کہ جو کبھی تھیں، ہی نہیں اور یہ دنیا کو پیدا کرنے کے بعد نیست و نابود کرنا اس کے شروع شروع وجود میں لانے سے زیادہ تعجب خیز (دو شوار) نہیں اور کیونکر ایسا ہو سکتا ہے جبکہ تمام حیوان، وہ پرندے ہوں یا چوپائے، رات کو گھروں کی طرف پلٹ کر آنے والے ہوں یا چڑا گا ہوں میں چرنے والے، جس نوع کے بھی ہوں اور جس قسم کے ہوں وہ اور تمام آدمی، کوڈن و غیری صنف سے ہوں یا زیر ک وہ شیار، سب مل کر اگر ایک مچھر کو پیدا کرنا چاہیں تو وہ اس کے پیدا کرنے پر قادر نہ ہوں گے اور نہ یہ جان سکیں گے کہ اس کے پیدا کرنے کی کیا صورت ہے اور اس جانے کے سلسلہ میں ان کی عقلیں جیران و سرگردان اور قوتیں عاجز و درمانہ ہو جائیں گی اور یہ جانتے ہوئے کہ وہ شکست خور دہ ہیں اور یہ اقرار کرتے ہوئے کہ وہ اس کی ایجاد سے درمانہ ہیں اور یہ اعتراف کرتے ہوئے کہ وہ اس کے فنا کرنے سے بھی عاجز ہیں، خستہ و نامراد ہو کر پلٹ آئیں گے۔

بلاشبہ اللہ سبحانہ دنیا کے مت مٹا جانے کے بعد ایک اکیلا ہو گا، کوئی چیز اس کے ساتھ نہ ہوگی۔ جس طرح کہ دنیا کی

خَضَعَتِ الْأَشْيَاءُ لَهُ، وَ ذَلَّتْ مُسْتَكِينَةً لِعَظَمَتِهِ، لَا تَسْتَطِيعُ الْهَرَبُ مِنْ سُلْطَانِهِ إِلَى غَيْرِهِ فَتَمَتَّعَ مِنْ نَفْعِهِ وَ ضَرِّهِ، وَ لَا كُفُوْءٌ لَهُ فَيُكَافِعُهُ، وَ لَا نَظِيرٌ لَهُ فَيُسَاوِيْهُ۔ هُوَ الْمُفْنِي لَهَا بَعْدَ وُجُودِهَا، حَتَّى يَصِيرَ مَوْجُودُهَا كَمَفْقُودِهَا。 وَ لَيْسَ فَنَاءُ الدُّنْيَا بَعْدَ ابْتِداِعِهَا بِأَعْجَبٍ مِنْ إِنْشَائِهَا وَ اخْتِرَاعِهَا، وَ كَيْفَ وَ لَوْ اجْتَمَعَ جَمِيعُ حَيَّوْا إِنْهَا مِنْ طَيْرِهَا وَ بَهَائِهَا، وَ مَا كَانَ مِنْ مُرَاحِهَا وَ سَائِهَا، وَ أَصْنَافِ أَسْنَاخِهَا وَ أَجْنَاسِهَا، وَ مُتَبَلِّدَةٌ أُمَّيَّهَا وَ أَكْنَاسِهَا، عَلَى إِحْدَادِهَا، وَ لَا عَرَفَتْ كَيْفَ السَّيِّلُ إِلَى إِيْجَادِهَا، وَ لَتَحْيَيْتُ عَقُولُهَا فِي عِلْمٍ ذِلِّكَ وَ تَاهَتْ، وَ عَجَزَتْ قُواهَا وَ تَنَاهَتْ، وَ رَجَعَتْ خَاسِيَّةً حَسِيَّةً، عَارِفَةً بِإِنَّهَا مَقْهُورَةً، مُقْرَّةً بِالْعَجْزِ عَنْ إِنْشَائِهَا، مُذِعَّةً بِالضَّعْفِ عَنْ إِفْنَائِهَا!۔ وَ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يَعُودُ بَعْدَ فَنَاءَ الدُّنْيَا وَ حَدَّهُ لَا شَيْءَ مَعَهُ، كَمَا كَانَ قَبْلَ

ایجاد و آفرینش سے پہلے تھا، یونہی اس کے فنا ہو جانے کے بعد بغیر وقت و مکان اور ہنگام و زمان کے ہو گا۔ اس وقت مدتنیں اور اوقات سال اور گھریاں سب نابود ہوں گی سوائے اس خدائے واحد و قہار کے جس کی طرف تمام چیزوں کی بازگشت ہے، کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔ ان کی آفرینش کی ابتداء ان کے اختیار و قدرت سے باہر تھی اور ان کا فنا ہونا بھی ان کی روک ٹوک کے بغیر ہو گا۔ اگر ان کو انکار پر قدرت ہوتی تو ان کی زندگی بقا سے ہمکنار ہوتی۔

جب اس نے کسی چیز کو بنایا تو اس کے بنانے میں اسے کوئی دشواری پیش نہیں آئی اور نہ جس چیز کو اس نے خلق و ایجاد کیا اس کی آفرینش نے اسے خستہ و درماندہ کیا۔ اس نے اپنی سلطنت (کی بنیادوں) کو استوار کرنے اور (ملکت کے) زوال اور (عزت کے) اخبطاط کے خطرات (سے بچنے) اور کسی جمع جتھے والے حریف کے خلاف مدد حاصل کرنے اور کسی حملہ آور غیم سے محفوظ رہنے اور ملک و سلطنت کا دارہ بڑھانے اور کسی شریک کے مقابلہ میں اپنی کثرت پر اترانے کیلئے ان چیزوں کو پیدا نہیں کیا اور نہ اس لئے کہ اُس نے (تہائی کی) وحشت سے (گھبرا کر) یہ چاہا ہو کہ ان چیزوں سے جی لگائے، پھر وہ ان چیزوں کو بنانے کے بعد فنا کر دے گا، اس لئے نہیں کہ ان میں رو و بدلتے اور ان کی دیکھ بھال رکھنے سے اسے دل تنگی لاحق ہوئی ہوا اور نہ اس آسودگی و راحت کے خیال سے کہ جو (انہیں مٹا کر) اسے حاصل ہونے کی توقع ہوا اور نہ اس وجہ سے کہ ان میں سے کسی چیز کا اس پر بوجھ ہو۔

اسے ان چیزوں کی طول طویل بنا آزر دہ و دل تنگ نہیں بناتی کہ یہ

ابتداء آئیہ، کذلک یکون بعْدَ فَنَائِهَا، بِلَا وَقْتٍ وَلَا مَكَانٍ، وَ لَا حِينٍ وَلَا زَمَانٍ، عَدِمَتْ عِنْدَ ذَلِكَ الْأَجَالُ وَ الْأَوْقَاتُ، وَ رَالَّتِ السَّيْنُونَ وَ السَّاعَاتُ، فَلَا شَيْءَ إِلَّا الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ الَّذِي إِلَيْهِ مَصِيرُ جَمِيعِ الْأُمُورِ، بِلَا قُدْرَةٍ مِنْهَا كَانَ ابْتِدَاءُ حَلْقَهَا، وَ بِغَيْرِ امْتِنَاعٍ مِنْهَا كَانَ فَنَاؤُهَا، وَ لَوْ قَدَرْتَ عَلَى الْإِمْتِنَاعِ لَدَمَرَ بَقَاؤُهَا.

لَمْ يَتَكَاءَدْ صُنْعٌ شَيْءٌ مِنْهَا إِذْ صَنَعَهُ، وَ لَمْ يَؤْدِهُ مِنْهَا حَلْقُ مَا خَلَقَهُ وَ بَرَأَهُ، وَ لَمْ يُكَوِّنْهَا لِتَشْدِيدِ سُلْطَانٍ، وَ لَا لِخُوفٍ مِنْ زَوَالٍ وَ نُقْصَانٍ، وَ لَا لِلْإِسْتِعَانَةِ بِهَا عَلَى نِدٍ مُكَاثِرٍ، وَ لَا لِلْحِتَازِ بِهَا مِنْ ضِدٍ مُشَاهِرٍ، وَ لَا لِلْإِزْدِيَادِ بِهَا فِي مُلْكِهِ، وَ لَا لِسُكَاثَرَةِ شَرِيكٍ فِي شَرِكَهِ، وَ لَا لِوُحْشَةِ كَائِنٍ مِنْهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَأْنِسَ إِلَيْهَا. ثُمَّ هُوَ يُفْنِيهَا بَعْدَ تَكُونِيهَا، لَا لِسَامٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي تَضَرِيفِهَا وَ تَدْبِيرِهَا، وَ لَا لِرَاحَةٍ وَّاصِلَةٍ إِلَيْهِ، وَ لَا لِثِقَلٍ شَيْءٍ مِنْهَا عَلَيْهِ.

لَا يُبْلِلُهُ طُولُ بَقَائِهَا فَيَدْعُوهُ إِلَى سُرْعَةٍ

انہیں جلدی سے فا کر دینے کی اسے دعوت دے، بلکہ اللہ سبحانہ نے اپنے لطف و کرم سے ان کا بندوبست کیا ہے اور اپنے فرمان سے ان کی روک تھام کر رکھی ہے اور اپنی قدرت سے ان کو مضمبوط بنایا ہے۔ پھر وہ ان چیزوں کو فنا کے بعد پٹائے گا، نہ اس لئے کہ ان میں سے کسی چیز کی اسے احتیاج ہے اور ان کی مدد کا خواہاں ہے اور نہ تہائی کی الجھن سے منتقل ہو کر دل بستگی کی حالت پیدا کرنے کیلئے اور جہالت و بے بصیرتی کی حالت سے واقفیت اور تجربات کی دنیا میں آنے کیلئے اور فقر و احتیاج سے دولت و فراوانی اور رذلت و پیشی سے عزت و توانائی کی طرف منتقل ہونے کیلئے ان کو دوبارہ پیدا کرتا ہے۔

--☆☆--

إِفْنَاءَهَا، لِكِنَّهُ سُبْحَانَهُ دَبَرَهَا بِلُطْفِهِ، وَ أَمْسَكَهَا بِأَمْرِهِ، وَ أَثْقَنَهَا بِقُدْرَتِهِ. ثُمَّ يُعِيدُهَا بَعْدَ الْفَنَاءِ مِنْ عَيْرِ حَاجَةٍ مِّنْهُ إِلَيْهَا، وَ لَا اسْتِعَانَةٌ بِشَيْءٍ مِّنْهَا عَنْهَا، وَ لَا لِانْصِرَافٍ مِّنْ حَالٍ وَحْشَةٍ إِلَى حَالٍ اسْتِئْنَاسٍ، وَ لَا مِنْ حَالٍ جَهْلٍ وَّ عَيْنٍ إِلَى حَالٍ عِلْمٍ وَّ اتِّيَّاسٍ، وَ لَا مِنْ فَقْرٍ وَّ حَاجَةٍ إِلَى غَنَّى وَ كَثْرَةٍ، وَ لَا مِنْ ذُلٍّ وَّ ضَعْفَةٍ إِلَى عِزٍّ وَ قُدْرَةٍ.

-----☆☆-----

۶۔ مطلب یہ ہے کہ لفظ «مُمْذُ»، «قَدْ»، اور «لَوْلَا» جن معانی کیلئے وضع یہی وہ قدیم و ازلی و کامل ہونے کے منافی میں، لہذا ان کا اشیاء سے متعلق ہونا ان کے حداث و ناقص ہونے کی دلیل ہوگا۔ وہ اس طرح کہ «مُمْذُ» ابتدائے زمانہ کی تعین کیلئے وضع ہے، جیسے: «قَدْ وَجَدَ مُمْذُ گَذَا»: یہ چیز فلاں وقت سے پائی جاتی ہے۔ اس سے وقت کی تعین و مدد بندی ہو گئی اور جس کیلئے تجدید وقت ہو سکے وہ قدیم نہیں ہو سکتی اور لفظ «قَدْ» ماضی قریب کے معنی دیتا ہے اور یہ معنی اسی میں ہو سکتے ہیں جو زمانہ میں محدود ہو اور «لَوْلَا» کی وضع «إِمْتِنَاعُ الشَّيْءِ لَوْجُودِ غَيْرِهِ» کیلئے ہے، جیسے: «مَا أَحَسَّتَ وَأَكْمَلَهُ لَوْلَا فِيهِ گَذَا»: یہ چیز کتنی حیں و کامل ہوتی اگر اس میں یہ بات نہ ہوتی، لہذا جس سے یہ متعلق ہو گا وہ حسن و کمال میں دوسرے کا محتاج اور اپنی ذات میں ناقص ہو گا۔

☆☆☆☆☆